فراقؔ گورکھپوری

(۱۸۹۶ء-۱۹۸۲ء)

فراقؔ گورکھ پوری، گورکھ پور کے ایک مُعزّز ہندو گھرانے میں پیدا ہوئے۔ اصل نام رگھوپتی سہائے تھا۔ کائستھ ہندو گھرانوں کے دستور کے مطابق، ابتدائی تعلیم اُردو اور فارسی میں ہوئی۔ بی اے الٰہ آباد یونیورسٹی سے کیا۔ زمانۂ طالبِ علمی ہی سے شعر کہنا شروع کر دیے تھے۔ ۱۹۳۰ء میں انھوں نے بطور پرائیویٹ امیدوار الٰہ آباد یونیورسٹی سے ایم اے انگریزی ادبیات کا امتحان ریکارڈ نمبروں کے ساتھ پاس کیا، جس کے بعد اسی یونیورسٹی میں انگریزی کے استاد مقرر ہو گئے۔

ابتدا میں افسانہ نگاری بھی کی مگر بنیادی طور پر وہ شاعر تھے۔ انھوں نے اردو غزل کو تازگی اور توانائی عطا کی۔ ناقدین انھیں میرؔ کے رنگِ تغزّل کا نمایندہ شاعر قرار دیتے ہیں۔ رشید احمد صدیقی کے بقول:

''غزل کا آیندہ جو رنگ و آہنگ ہوگا، اس کی ساخت و پرداخت میں فراقؔ کا بڑا اہم حصہ ہوگا۔''

فراقؔ گورکھپوری نے غزل گوئی کے ساتھ ساتھ اپنے تنقیدی مضامین سے بھی شہرت حاصل کی۔

ان کی تصانیف میں شُعلۂ ساز، روحِ کائنات، اندازے، حاشیے، شبنمستان، اُردو کی عشقیہ شاعری اور اردو غزل گوئی شامل ہیں۔ حکومتِ بھارت اور سوویت یونین کی طرف سے انھیں متعدّد اعزازات سے نوازا گیا۔

غزل

تدریسی مقاصد

۱۔ فراقؔ کی شاعری کی فنی و معنوی خوبیوں سے تعارف کرانا۔

۲۔ اردو غزل کے اوصاف سے طلبہ کو آشنا کرنا۔

۳۔ ہیئت کے اعتبار سے غزل کے اجزا اور اس کی نمایاں خصوصیت ایجاز و اختصار کے بارے میں طلبہ کو بتانا۔

سر میں سودا بھی نہیں، دل میں تمنّا بھی نہیں
لیکن اس ترکِ محبت کا بھروسا بھی نہیں

ایک مُدّت سے تری یاد بھی آئی نہ ہمیں
اور ہم بھول گئے ہوں تجھے ، ایسا بھی نہیں

یوں تو ہنگامے اٹھاتے نہیں دیوانۂ عشق
مگر اے دوست ، کچھ ایسوں کا ٹھکانا بھی نہیں

آج غفلت بھی ان آنکھوں میں ہے پہلے سے سَوا
آج ہی خاطرِ بیمار شکیبا بھی نہیں

رنگ وہ فصلِ خزاں میں ہے کہ جس سے بڑھ کر
شانِ رنگینیِ حُسنِ چمن آرا بھی نہیں

بات یہ ہے کہ سکونِ دلِ وحشی کا مقام
کُنجِ زنداں بھی نہیں وُسعتِ صحرا بھی نہیں

ہم اُسے منھ سے بُرا تو نہیں کہتے کہ فراقؔ
دوست تیرا ہے ، مگر آدمی اچھا بھی نہیں

(شبنمستان)

☆☆☆☆

مشق

۱۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب دیں:

(الف) فراقؔ گورکھپوری کی شاملِ نصاب غزل ان کے کس مجموعے سے لی گئی ہے؟

(ب) شاعر نے سر اور دل میں کس چیز کی کمی کا ذکر کیا ہے؟

(ج) شاعر کو کسی کی یاد کتنے عرصے سے نہیں آئی؟

(د) شعری اصطلاحات کے حوالے سے اس غزل کی ردیف کیا ہے؟

۲۔ آپ حسرتؔ موہانی کی غزل کی مشق میں مطلع اور مقطع کے بارے میں پڑھ چکے ہیں، اس کی روشنی میں درجِ ذیل سوالات میں سے درست جواب پر نشان (✓) لگائیں:

(الف) درجِ ذیل شعر قواعد کے لحاظ سے کیا ہے؟

سر میں سودا بھی نہیں، دل میں تمنّا بھی نہیں
لیکن اس ترکِ محبت کا بھروسا بھی نہیں

(i) غزل کا پہلا شعر (ii) غزل کا آخری شعر (iii) مطلع (iv) مقطع

(ب) ہم اُسے مُنھ سے برا تو نہیں کہتے کہ فراقؔ
دوست تیرا ہے، مگر آدمی اچھّا بھی نہیں

یہ شعر قواعد کی رو سے کیا ہے؟

(i) مطلع (ii) مقطع (iii) عام شعر (iv) آخری شعر

(ج) اس غزل میں ردیف کیا ہے؟

(i) تمنا، بھروسا (ii) نہیں (iii) بھی نہیں (iv) غیر مردّف ہے

(د) اس غزل میں شکیبا، اچھا، ایسا قواعد کی رو سے کیا ہیں؟

(i) قافیے (ii) ردیف (iii) فعل (iv) استعارہ

۳۔ فراقؔ گورکھپوری کی اس غزل کا کون سا شعر آپ کو زیادہ پسند ہے؟ وجہ بھی لکھیں۔

۴۔ فراقؔ کی غزل کے متن کو ذہن میں رکھ کر درست جواب پر نشان (✓) لگائیں:

(الف) سر میں سودا بھی نہیں دل میں

(i) دردِ دل بھی نہیں (ii) چاہت بھی نہیں (iii) تمنا بھی نہیں (iv) اُمنگ بھی نہیں

(ب) سکونِ دلِ وحشی کا مقام کہاں نہیں؟

(i) کُنجِ زنداں میں (ii) وسعتِ صحرا میں (iii) زمیں میں (iv) کہیں نہیں

(ج) شاعر کو محبوب کی یاد کب سے نہیں آئی؟

(i) ایک ماہ سے (ii) ایک سال سے (iii) ایک مدت سے (iv) ایک عرصے سے

(د) مقطعے میں کسے برا نہ کہنے کا ذکر کیا گیا ہے؟

(i) محبوب کے دوست کو (ii) رقیب کو (iii) اپنے دوست کو (iv) جو بُرا لگے

۵۔ مصرعے مکمل کریں:

ایک __________ سے تری یاد بھی آئی نہ ہمیں

یوں تو __________ اٹھاتے نہیں دیوانۂ عشق

آج غفلت بھی ان آنکھوں میں ہے پہلے سے __________

بات یہ ہے کہ سکونِ دلِ وحشی کا __________

__________ تیرا ہے، مگر آدمی اچھا بھی نہیں

۶۔ غزل کے پہلے اور دوسرے شعر کی تشریح کریں۔

۷۔ درج ذیل الفاظ وتراکیب کے جملے بنائیے:

سودا، بھروسا، دیوانۂ عشق، ترکِ محبت، شکیبا، غفلت

سرگرمیاں

ا۔ فراقؔ کی اس غزل کو زبانی یاد کریں اور کاپی میں خوش خط لکھیں۔

۲۔ ہر طالبِ علم کسی غزل سے اپنی پسند کے دو شعر سنائے۔

۳۔ طلبہ کے درمیان جماعت کے کمرے میں بیت بازی کا مقابلہ کرایا جائے۔

اساتذہ کرام کے لیے

ا۔ طلبہ کے سامنے مردّف اور غیر مردّف غزل کی وضاحت کریں۔

۲۔ طلبہ کو مقطع اور آخری شعر کا فرق بتائیں۔

۳۔ طلبہ کو بتایا جائے کہ غزل دیگر اصنافِ شعر کے مقابلے میں اپنی سادگی، سلاست، شستگی اور ایجاز واختصار کی وجہ سے ہر دور میں مقبول رہی ہے۔